اثرات پڑا کرتے ہیں اور بچے ان دونوں اثرات میں گرفتار رہتے ہیں۔ بچہ کی ساخت و پرداخت دانشمندی کے ساتھ کرنے کے لیے اور اس میں یہ حس و شعور پیدا کرنے کے لیے کہ لغو اور مہمل تعصّبات کی حقیقت وہ خود جان سکے، یہ لازمی ہے کہ بچہ کے ساتھ ہمارے بہت قریبی اور گہرے تعلقات رہیں۔ بچہ سے ہم کو برابر بات چیت کرتے رہنا چاہیے اور اس کو پُر مغز اور سنجیدہ گفتگو سنتے رہنے کا موقع دیتے رہنا چاہیے۔ بچہ میں جو تحقیق اور دریافت کرنے کا مادّہ رہتا ہے۔ اس میں اس کی ہمت افزائی کرنی چاہیے تاکہ خود اس میں سچ اور جھوٹ کے شناخت کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

متواتر تحقیقات اور صحیح قسم کی باطنی غیر آسودگی سے تخلیقی ذہانت پیدا ہوتی ہے، لیکن استفسار کی خواہش اور غیر آسودگی کے جذبے کو ہر وقت بیدار رکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ اکثر لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے بچے اس طرح کی ذہانت رکھیں، کیونکہ ایسے شخص کے ساتھ رہنا جو مقبول اور تسلیم شدہ اقدار کی ہر وقت چھان بین اور نکتہ چینی کرتا رہے نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کم سنی کے زمانے میں سب میں بے اطمینانی رہا کرتی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے اس کا رنگ جلد پھیکا پڑ جاتا ہے، کیونکہ تقلید کے رجحانات اور اقتدار کی پرستش اگلی غیر آسودگی کو دبا دیتی ہیں۔ جیوں جیوں ہماری عمر بڑھتی جاتی ہے ہمارے طبائع منجمد ہونے لگتے ہیں ہم مطمئن ہوتے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ خوف و ہراس دامن گیر ہو جاتا ہے۔ ہم یا تو کہیں کے پجاری یا

محرر، یا منتظم اور کارخانوں کے منیجر، یا کاریگر بن جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ہم میں زوال پیدا ہونے لگتا ہے۔ چونکہ ہم میں حفظ مراتب کی خواہش رہا کرتی ہے۔ اس لیے جس روح فرسا سوسائٹی نے ہمیں اس حیثیت پر پہنچا دیا ہوتا ہے اور قدرے سامان تحفظ بھی پیدا کر دیے ہوتے ہیں اس لیے ہم اسی کے حامی بن جاتے ہیں۔

تعلیم پر گورنمنٹ کا اختیار رہنا ایک سخت مصیبت ہے۔ جب تک تعلیم حکومت یا منظّم مذاہب کی خادمہ بنی رہے گی، دنیا میں امن و ترتیب کی کوئی امید نہ رکھنی چاہیے۔ مشکل تو یہ ہے کہ بچوں کو اور ان کی زندگی کو روز بروز گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لیتی جاتی ہے۔ اگر حکومت نہیں تو مذہبی ادارے تعلیم کو اپنے قابو میں لینا چاہتے ہیں بچوں کے طبائع کو اس غرض سے مشروط اور اثر پذیر کر دینا کہ وہ کسی سیاسی یا مذہبی نظریہ کے مطابق ڈھالے جا سکیں، انسانوں میں عداوت اور خصومت پیدا کر دیتا ہے جس سوسائٹی کی بنیاد لاگ ڈاٹ پر ہو، اس میں اُخوّت اور بھائی چارہ کی روح ہرگز نہیں رہ سکتی، اور نہ کوئی اصلاح، نہ کوئی خاص طریقۂ تعلیم، نہ کوئی مطلق العنان اور جابر حکمران اس یگانگت کو پیدا کر سکتا ہے۔

جب تک آپ اپنے کو نیوزی لینڈ کا بادشاہ سمجھتے رہیں گے اور میں اپنے کو ہندوستانی کہتا رہوں گا۔ انسانی اتحاد کی بات کرنا مہمل ہے۔ ہم آپ بہ حیثیت انسان بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے سے کیسے مل جل سکتے